باب : 36

متجسس اعلیٰ

شام ہونے کو تھی اورسائے پھیلنے لگے تھے۔ جوناتھن اوراس کے دوساتھی،میری جین اورڈوبی گلی سے برآمد ہوئے۔ گلی میں ہی کہیں چوہو بھی اس کے ساتھ آ ملا۔ وہ چلتے ہوئے ایک پارک تک آ پہنچے۔ لوگ ہر سمت سے پارک میں داخل ہو رہے تھے۔ کچھ پاؤں سے اور کچھ گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے، اوروسط میں ایک پہاڑی کے گرد اکٹھے ہو رہے تھے۔

”ٹھیک ہے،“میری جین بولی،”ہم جلدی پہنچ گئے ہیں۔جلد ہی یہ جگہ متجسس اعلی کے پیروکاروں سےبھر جائےگی جواس کی سچائی سننے آتے ہیں۔ تمہارے سب سوالوں کا جواب مل جائے گا۔“وہ گھاس کے ایک ٹیلے پر بیٹھ گئے ۔ڈوبی،خوراک اوروہسکی سے پُرباش جلد ہی پیچھے ڈھیر ہو کر سوگیا۔ میری جین نے خاموشی اختیار کر لی۔ کنبےدرختوں کےنیچے ڈیرے لگا رہے تھے اورسب کے سب اس کے منتظر تھے۔

جوناتھن کے پیچھے بیٹھا ایک آدمی کہہ رہا تھا، ”بہت خوب! میرا خیال ہے متجسس اعلی آج نہ آیا۔“

اس کے ساتھی نے جواب دیا ،” کسی کو بھی متجسس اعلی کی توقع نہیں،اس کے ثبوت کے بڑے عناصر ہیں . . .“

اسی لمحے ایک طویل قامت، دبلا پتلا شخص سیاہ لباس پہنے تیزی سے قدم اٹھاتا لوگوں کے درمیان آ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھوں نے آہستگی سے اپنی جانب اٹھے چہروں کا جائزہ لیا۔ مجمعے کی بھن بھن تھم گئی اورتمام لوگ چپ ہو گئے۔

آدمی کی کرخت آواز کہیں زمین کے اندر سے آتی معلوم ہوتی تھی۔اوریہ جوناتھن کےسارے بدن میں سرایت کر گئی۔”امن جنگ ہے! دانائی جہالت ہے! آزادی غلامی ہے!“

جوناتھن نےارد گردچپ ساکت سہمے ہوئے مجمعے پر نظریں دوڑائیں۔ متجسس اعلی نے ا پنے سامعین کو مسحور کر دیا تھا، لیکن نوجوان جونا تھن بول پڑا ،” آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ ’ آزادی غلامی ہے‘؟“

میری جین جوناتھن کی دیدہ دلیری پرہکا بکا رہ گئی۔ وہ دبی آوازمیں اسے ڈانٹنے لگی،"میں نے کہا تھا تمہارے سارے سوالوں کا جواب مل جائے گا۔ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم سوال پوچھ سکتے ہو۔"

متجسس اعلی نے چھید دینے والی نگاہیں نوجوان ممتحن پرجما دیں۔ اب تک کسی نے اسے چیلنج کرنےکی گستاخی نہیں کی تھی۔ پارک میں اگر کوئی آوازتھی تووہ پتوں میں‌سےگزرتی ہلکی سی ہواکی سرسراہٹ تھی۔ پھرمتجسس اعلی کچھ جوناتھن پراورکچھ مجمعے پر برسا،"آزادی سب سے بڑا بوجھ ہے جو انسان اٹھا سکتا ہے۔" آدمی نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا کر دونوں کلائیوں کو اپنے سرکے اوپر کر اس کر لیا اوراپنی پوری آواز سے گرجنے لگا،"آزادی سے بھاری بیڑیاں اور کوئی نہیں!"

"کیوں؟"جوناتھن مصررہا۔ آخر کار اسے اس جرأت کا احساس ہورہا تھا جو کسی باہر والے میں ہی ہو سکتی تھی اوراسے اس کی بھی کوئی پروا نہ تھی کہ دوسرے اس کے بارے میں کیا سوچیں گے۔

متجسس اعلی مڑکرسیدھا جوناتھن کے روبروہوگیا،اورگمبھیر اندازمیں بولا،"آزادی مردوں اورعورتوں کے کاندھوں پرپہاڑجتنا بوجھ ہے کیونکہ یہ ذہن اورارادے سے کام لینےکا تقاضا کرتا ہے۔" کرب اورخوف کی ملی جلی گرج کے ساتھ متجسس اعلی نے خبردار کیا، "ارادے کی آزادی تمہیں پوری طرح خود اپنےاعمال کا ذمہ دار بنا دے گی!" مجمع اس کے الفاظ سن کر کانپ اٹھا؛کچھ نے دہشت سے اپنے ہاتھ اپنے کانوں پررکھ لیے۔

"'ذمہ دار' سےآپ کی کیا مراد ہے؟" جوناتھن نےغیرمتزلزل آوازمیں پوچھا۔

متجسس ایک قدم پیچھے ہٹ گیا اوراس کے چہرے پر شفقت کا تاثرآ گیا۔وہ اپنے پیروں کے ساتھ اُگے نازک سے پودے کو توڑنے کے لیے نیچے جھکا۔"میرے عزیزبھائیواوربہنو،جو کچھ میں نے کہا، تمہیں اس کے خطرات کا احساس نہیں ہو سکتا ۔ اپنی آنکھیں بند کرلو اوراس ننھےسے پودے کی زندگی کا خیال کرو۔"اس کی آوازمیں نرمی آ گئی اور مجمعے کو اپنے بازوؤں میں لینے لگی۔

جوناتھن کےسوا ہر ایک نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کرلیں اورتوجہ مرتکزکرنےلگے۔ متجسس اعلی نےساحرانہ اندازمیں مجمعے کو ایک تصویرکے بارے میں بتاناشروع کیا۔"یہ چھوٹا سا پودا ایک

معمولی سی جھاڑی ہی تو ہے،اس کی جڑیں مٹی میں ہیں اور یہ زمین پر جما کھڑا ہے۔ یہ اپنے اعمال کا ذمہ دار نہیں۔ اس کے تمام اعمال پہلےسےمقررہیں،۔ ہاہ،اس پودے کی طمانیت!"

"تو، عزیزو، ایک حیوان کا خیال کرو۔ ایک پیارا سا چھوٹا سا مصروف چوہا پودوں کے درمیان اپنی خوراک کی تلاش میں تیز تیز دوڑتا ہوا۔ یہ سمور پوش مخلوق اپنے اعمال کی ذمہ دار نہیں۔ یہ چوہا جو کچھ بھی کرتا ہے فطرت نے پہلےسے اس کا تعین کر دیاہے۔ ہاہ، فطرت۔ خوش قسمت حیوان! پودے اورحیوان دونوں ارادے کے بوجھ سےعاری ہیں کیونکہ ان میں سے کسی کوبھی انتخاب نہیں کرنا پڑتا۔ وہ کبھی بھی غلط نہیں ہو سکتے!"

مجمعے میں سے چند لوگ منمنائے، "درست ، متجسس اعلی ، درست ، بالکل درست ، ایسا ہی ہے۔"

یہ کرشماتی رہنما تن کر،اچانک سیدھا کھڑا ہو گیااورگویا ہوا، "اپنی آنکھیں کھول لواوراردگرد نظردوڑاؤ!میری بات سنو،ایک انسا ن قدروں کے آگے بے بس ہے،اسے انتخاب کرنا پڑتا ہے،وہ غلطی کر سکتا ہے،غلط قدریں اورغلط انتخاب تمہیں اوردوسروں کونقصان پہنچا سکتے ہیں۔ خود انتخاب کاشعوراذیت کا باعث ہے۔ یہ اذیت، ذمہ داری ہے۔"

لوگ خوفزدہ ہو گئے اورایکدوسرے کے قریب تر ہونے لگے۔ جوناتھن کے ساتھ بیٹھا ایک لڑکا اچانک بولنے لگا،"آہ ، پلیز ماسٹر،ہم اس مقدر سے کیسے بچ سکتے ہیں؟"

"ہمیں بتاؤ ہم اس خوفناک بوجھ سے کیسے نجات پائیں،"ایک اور نے التجا کی۔

"یہ آسان نہیں، لیکن مل کرہم اس خوفناک انجام پرفتح پا سکتے ہیں ۔" پھروہ اتنی دھیمی آوازمیں بولنےلگا کہ جوناتھن کو اس کے الفاظ سمجھنےکےلیےآگےکی طرف جھکنا پڑا۔"مجھ پربھروسہ کرو۔ میں تمہارے لیے فیصلے کروں گا۔ اس طرح تم اس سارے احساس اور ذمہ داری سےبری ہوجاؤگےجوآزادی اپنےہمراہ لاتی ہے۔ فیصلہ سا ز کی حیثیت سے میں ساری کی ساری اذیت اپنے اوپر لے لوں گا۔"

پھرمتجسس نے اپنے ہاتھ بلند کرلیےاور چلایا،"اب آگے بڑھو، سب کےسب۔ گلی کوچوں میں پھیل جاؤ،ہردروازے پردستک دو۔ میری ہدایت کےمطابق ووٹ کونکال لاؤ!میری فتح دورنہیں،کونسل آف لارڈز میں تمہارےفیصلہ سازکی فتح !"مجمع اس پر صاد کرتے ہوئے چلانے

لگا،اوراٹھ کر تمام سمتوں میں بکھرنے لگا۔ وہ دھکم پیل کرتے آگے بڑھ رہے تھے،ہرایک اس کوشش میں تھا کہ وہ سب سے پہلے گھروں دروازوں پرد ستک دے۔

پیچھے صرف جوناتھن اور متجسس اعلی رہ گئے۔ اور گھاس پر لیٹا ڈوبی، آہستگی سے خراٹے لیتا ہوا۔ جوناتھن شکوک میں مبتلا بیٹھا تھا۔ وہ مجمعے کے پاگل پن کودیکھ رہا تھا، پھراس نے سیاہ پوش آدمی کے چہرے کی طرف جھانکا۔ متجسس جوناتھن کے پارنظریں گاڑےتھاجیسے دورکہیں کچھ دیکھ رہاہو۔ جوناتھن نےپراسرارخاموشی کو ایک اورسوال سے چاک کر دیا۔" تمام فیصلے اپنے اوپر لے لینا کیا کوئی نیکی ہے؟"

"بالکل نہیں،"متجسس نےحقارت آمیزاندازمیں جواب دیا۔" نیکی کاوجود صرف اس وقت ممکن ہے جب انتخاب کرنےکی آزادی موجود ہو۔ میراہجوم نیکی پربے اضطرابی کوترجیح دیتا ہے۔ اچھا تم، چھوٹے سے، بہت سے سوالوں سے بھرے ہو، تم کس چیز کو ترجیح دیتے ہو؟ اپنےانتخاب بھی مجھےکرنے دو۔ پھرتمہارے سوال بےمعنی ہو جا ئیں گے۔"

دم بخود جوناتھن،خالی پارک سے باہر نکل آیا۔ اس کے پیچھے متجسس اعلی کا قہقہہ گونج رہا تھا۔